آزادیِ نسواں

مغربی افکار پر مبنی صنف نازک کی نام نہاد آزادی کی حقیقت اور
عورت کو اسلام کے عنایت کردہ مقام و مرتبہ پر قرآن وسنت کی روشنی
میں لکھی گئی
ایک منفرد نظم

مُصنّف

مولانا بابُر حسینؔ بابر فاضل بھیرہ شریف

قمر العلوم جامعہ معظمیہ قمر سیالوی روڈ گجرات

Marfat.com

آزادیِ نسواں

مغربی افکار پر مبنی صنف نازک کی نام نہاد آزادی کی حقیقت اور عورت کو اسلام کے عنایت کردہ مقام و مرتبہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں لکھی گئی ایک منفرد نظم

از

مولانا بابر حسین بابر فاضل بھیرہ شریف
قمر العلوم جامعہ معظمیہ
قمر سیالوی روڈ
گجرات

Marfat.com

☆ جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں ☆

نام کتاب	آزادیٔ نسواں
مصنف	مولانا بابر حسین بابر
دیباچہ	صاحبزادہ ظہیر الدین معظمی
اشاعت	محرم ۱۴۲۳ھ
کمپوزنگ	محمد شفیق سیالوی روزنامہ "جذبہ" گجرات Ph:29696-28697
قیمت	

ملنے کا پتہ

قمر العلوم جامعہ معظمیہ قمر سیالوی روڈ گجرات۔ Ph:522555

ماشاءاللہ بلڈنگ میٹریل سرگودھا روڈ گجرات Mobil:0320-5519827

Marfat.com

انتساب:۔

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو ازواجِ مطہّرات اور بناتِ رسول ﷺ کے نام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

بابر

Marfat.com

حسنِ ترتیب

مضمون	صفحہ
پیش لفظ	5
دیباچہ	7
حمد	13
نعت	14
منقبت	15
آزادئ نسواں (نظم)	16

Marfat.com

پیش لفظ

اس سے بڑھ کر بدقسمتی اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا نسخہ کیمیا (قرآن وسنت) جس قوم کے پاس ہے وہ خود زوال کا شکار ہے۔ اُمتِ مسلمہ، جس کی ذمہ داری اقوامِ عالم کی قیادت ہے وہ اپنے ہر معاملہ میں اغیار کی دست نگر نظر آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنے نظریات بھی بھول چکی ہے۔ اور کفار کی ذہنی غلامی کا ثبوت دے رہی ہے۔

افسوس اس بات پر ہے کہ ہم نے ترقی وکامرانی کا وہ راستہ متعین کرلیا ہے جو سراسر اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔ دین، مذہب، جائز، ناجائز اور حلال وحرام کے الفاظ کو ہم نے بنیاد پرستی، رجعت پسندی اور تنگ نظری یقین کرلیا ہے۔ ہم ہر معاملے میں اقوامِ عالم سے پیچھے سہی لیکن ہمارا خاندانی نظام اتنا قابلِ رشک اور مضبوط ہے کہ جس پر ہم بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں اور مغرب ویورپ کے سامنے بطورِ نمونہ پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن عقل خوردہ اور مغرب زدہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہماری عورت کو بھی مغربی عورت کی طرح دیکھنا چاہتا ہے۔ پردہ، چادر اور چاردیواری قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے جس سے بڑھ کر بنتِ حوا کے لئے دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ اس میں عورت کا تقدس اُس کا احترام، آزادی اور جملہ حقوق کا تحفظ موجود ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کو علم کے زیور سے محروم رکھا جائے۔ یا اسے علاج معالجے کی سہولتیں مہیا نہ کی جائیں۔

اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے جس میں کسی بھی قسم کی انتہاء پسندی اور افراط

Marfat.com

وتفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ یہ نہ تو علم وفن کے نام پر اختلاطِ مرد وزن کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی غیرت کے نام پر اسے اُس کے جائز حقوق سے محروم کرتا ہے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ پردہ خدا کا حکم ہے اور غیر محرم کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ لیکن ہم اس بات پر بضد ہیں کہ برقع بنیاد پرستی کی علامت ہے اور مردوں کے سامنے بال کھول کر آ جانا اور ان سے ہاتھ ملانا ترقی یافتہ ہونے کی دلیل ہے۔ میں آزادیٔ نسواں کا پرچار کرنے والوں سے فقط اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پردہ رجعت پسندی اور بنیاد پرستی کی علامت ہے تو پھر آپ کا قرآن و سنت کی واضح تعلیمات کے بارے میں کیا خیال ہے؟

یاد رکھئے! اسلام وہ واحد مذہب ہے جو عورت کو عزت و ناموس کی اُس منزل پر پہنچا دیتا ہے جس کا تصور دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب میں موجود نہیں۔

مولانا بابر حسین بابر فاضل بھیرہ شریف
قمر العلوم جامعہ معظمیہ
قمر سیالوی روڈ
گجرات

Marfat.com

دیباچہ

تعارف کے سلسلہ میں خوشامد اور مبالغہ آرائی جس قدر غیر مناسب ہے، حقائق سے اعراض اور اغماض بھی اتنا ہی ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ شاعر موصوف کے احوال کا مجمل اور محتاط جائزہ کچھ یوں ہے۔

نام	بابر حسین
تخلص	بابر
ولادت	۱۹۷۴ء
تعلیم	بی، اے، فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
پیشہ	تعلیم و تعلم
پہلی تصنیف	آزادیٔ نسواں

مولانا بابر حسین بابر صاحب ان دنوں قمر العلوم جام معظمیہ میں نونہالانِ قوم کو زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ کر رہے ہیں۔ چونکہ دورِ طالب علمی ہی سے شعر و سخن سے خاصا لگاؤ رکھتے تھے اور طبع بھی موزوں پائی تھی اس لئے وارداتِ قلبی کو شعری قالب میں بڑی مہارت کے ساتھ ڈھالنے پر قدرتِ تامہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ محترم بابر صاحب نے جتنی پرخلوص، پرسوز، پراثر اور ادب و احترام کی حدوں کو ملحوظ رکھ کر نعتیں تحریر کی ہیں یقیناً اردو شاعری کے نعتیہ باب میں ایک خوشگوار اضافہ ہوگا۔ انکی نعت غزل کے کیف و سرور سے لبریز ہے۔ اس میں بے ساختگی جذبہ و احساس کی والہانہ شدت اور دل سوختگی کی فراوانی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

ان کی زلفوں کو چھو کے جو آئی ہوا
وجد میں آ گئے پھول گلزار کے
چاند سورج ستارے ہیں محتاج سب
اے رسولِ خدا تیرے انوار کے
ان کو بابر خدا نے وہ شانیں ہیں دیں
لفظ ملتے نہیں جن کے اظہار کے

محترم بابر صاحب نے اپنی کیفیات اور احساسات وجذبات کو کئی طرح سے بیان کیا ہے۔لیکن اکثر و بیشتر ان کا لہجہ آفاقی رہتا ہے۔ان کے کلام میں ایک عالمگیر اپیل ہے انہوں نے ایک محبت بھرے دل کے جذبات کی عکاسی کی ہے حسن کی ہر ادا اور عشق کے ہر ردِ عمل کو بیساختگی کے ساتھ زبانِ فصیح اور پیرائے لطیف میں منضبط کیا ہے انہوں نے الفاظ کا چناؤ تراکیب کی چستی بحروں کا انتخاب اور حروف کی صوت بندی اس خوبی سے کی ہے کہ کلام میں انتہائی شیرینی اور روانی پیدا ہو گئی ہے۔ان کے ہاں ذوق وشوق، عشق ونشاط اور اصلاحِ بیان ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں ان کے کلام کو بجا طور پر سہلِ ممتنع کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

محبت اک حقیقت ہے فسانہ بن نہیں سکتی
دلِ مردہ کی تاروں کا ترانہ بن نہیں سکتی
ہمیشہ مجھ کو وہ نفرت سے ملتے ہیں مگر میری
زمینِ دل عداوت کا ٹھکانہ بن نہیں سکتی

Marfat.com

حیاتِ جاوداں بخشی تمہاری دید نے مجھ کو
اجل بھی میرے مرنے کا بہانہ بن نہیں سکتی
تبسم اس نے فرمایا چمن کو مل گئی بابر
بہار ایسی خزاں کا جو نشانہ بن نہیں سکتی

انکی اکثر غزلوں میں جذباتی تسلسل پایا جاتا ہے۔ جس شدت کے ساتھ جذبہ ان پر طاری ہوتا ہے اسی شدت کے ساتھ اسے شعری قالب میں ڈھال دیتے ہیں۔ یقیناً ان کی یہ بے ساختگی مقبولیت کا باعث بنے گی ان کی زبان صاف اسلوب دلکش اور خیالات سادہ ہیں۔ خاص طور پر اس کتاب میں شامل ایک طویل نظم بعنوان ''آزادئ نسواں،، میں ایسا پر اثر اسلوب اپنایا ہے کہ بس پڑھتے ہی دل کی اتھاہ گہرائیوں میں طلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ یقیناً یہ نظم نئی نسل کو راہ صواب پر گامزن کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

اسلام نے ہمیں جن احکامات پر عمل پیرا ہونے کا حکم صادر فرمایا ہے ان احکامات میں ہمارا، ہماری قوم کا بلکہ پوری انسانیت کی فلاح کا راز پنہاں ہے اور جن امور کے ارتکاب سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے ان میں ہم سب کا نقصان پوشیدہ ہے کیونکہ ان امور کا آمر اور ناھی تمام تر حکمتوں کا سرچشمہ ہے اور قول الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ کے تحت اس کے ہر قول میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے۔ خواہ عقل انسانی اس حکمتِ مخفیہ کا ادراک کر سکے۔ یا اپنی کوتاہ ہمتی کے باعث ادراک کرنے سے عاجز و قاصر ہی رہے۔

اسلام اپنے متبعین کو صرف ناجائز امور ہی سے نہیں روکتا بلکہ ان تمام ذرائع پر بھی قدغن لگاتا ہے جو انسان کو راہ ہدایت سے برگشتہ کرنے پر ابھارتے ہیں اس لئے کہ جب گناہ کے وسائل ہی مفقود ہوں گے اور اسکی طرف جانے والے سارے راستے مسدود ہوں گے تو پھر افعال شنیعہ کا ارتکاب آسان نہ ہوگا۔

Marfat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم"

(اے حبیبِ مکرم مومنوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کیونکہ یہ ان کے لئے نہایت ہی پاکیزہ طریقہ ہے۔)

اس آیتِ کریمہ میں ان ذرائع کا قلع قمع کیا جا رہا ہے جو بدکاری جیسے جرمِ شنیع کا باعث ٹھہرے ہیں۔ بدکاری اور فحاشی کے لئے سب سے پرخطر راستہ نظر کا ہے۔ نورِ نظر اللہ کریم کی بے پایاں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جہاں منعم حقیقی نے انسان کو آنکھ جیسی نعمت عطا فرمائی وہاں مزید احسان فرماتے ہوئے اس کے استعمال کا طریقہ بھی سکھلا دیا۔ کہ یہ منظر چونکہ تمہارے لئے باعث نقصان ہے اس کی طرف نظر نہ کرنا، جب نگاہ کسی غیر محرم کی جانب نہ اُٹھے گی تو اس کی طرف میلان بھی نہ ہوگا اور جب دل میں میلان یا اس کی طرف کشش پیدا نہ ہوگی برائی کا ارتکاب بھی ممکن نہ رہے گا۔ خود آقائے دو جہاں ﷺ نے نظر بازی سے منع فرمایا ہے۔

"ان النظر سهم من سهام ابليس مسموم من تركه مخافتي ابدلته ايماناً يجد حلاوتها في قلبه" (طبرانی، ابن کثیر)

ترجمہ: نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو اس کو میرے خوف کے باعث چھوڑ دیتا ہے۔ تو میں اسے اس کے عوض میں ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت اور شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

مسند امام احمد میں حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

"ما من مسلم ينظر الى محاسن امرأة ثمّ يغض بصره الا اخلف الله له عبادة يجد حلاوتها"

Marfat.com

ترجمہ:۔ جس مسلمان کی (اچانک) نظر کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ گئی اور پھر اس نے (فوراً) نگاہ ہٹالی تو اللہ کریم اسکی عبادت میں زیادہ لطف اور لذت پیدا فرمادے گا۔

دخترانِ اسلام کے لئے بھی نگاہیں پست رکھنے کے بارے میں وہی احکام ہیں جو مردوں کے لئے ہیں۔ ایک روز بارگاہِ نبوت میں حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما حاضر تھیں دریں اثنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے جو نابینا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو حکم دیا۔ احتجبا منه. یعنی تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ أليس اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا. آقا کیا یہ نابینا نہیں ہیں۔ نہ ہمیں دیکھ پائیں گے۔ اور نہ پہچان سکیں گے۔ ارشاد فرمایا۔ فعميا وان انتما الستما تبصرانه. کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم دونوں بھی انہیں دیکھ نہیں سکتیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ مردوں کے لئے عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے علاوہ اسکا پورا جسم ہے جسے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد حتی کہ والد اور بھائی کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہئے نیز عورت کو ایسا باریک اور چست لباس بھی استعمال نہ کرنا چاہئے جس سے بدن کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو۔ حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بہن حضرت اسماء آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئیں کہ انہوں نے باریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ فخرِ دو جہاں نے اپنا رخ زیبا پھیر لیا اور فرمایا۔

"يا اسما ان المرأة اذا ابلغت المحيض لم يصلح لها ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه و كفيه"

ترجمہ: اے اسماء جب کوئی لڑکی سنِ بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ

Marfat.com

منہ اور ہاتھ کے علاوہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے ۔ (ابوداؤد)

قادر مطلق عمل کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

محترم بابر صاحب کی زندگی درس و تدریس میں گزر رہی ہے انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جان فشانی کے ساتھ اپنے دلی جذبات واحساسات کو شعری قالب دیا ہے وہ ایک محبِ وطن اور ہمدرد کی حیثیت سے ملک وقوم کے فلاح و بہبود کے بارے متفکر رہتے ہیں دورِ جدید کے بدلتے تقاضوں کے مطابق نئ نسل کی بہتری اور اصلاح کے لے مختلف تدابیر اور تجاویز فراہم کرتے ہیں ۔ انکی اکثر و بیشتر شاعری خالص دینی و مذہبی افکار پر مبنی ہے وہ اپنے دل کی بات کو اتنے پر اثر لہجہ میں کہتے ہیں سامع وقاری کے من میں اترتی چلی جاتی ہے ۔ امید ہے کہ ان کے جذبات کو عوامی سطح پر غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوگی ۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ
ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

صاحبزادہ ظہیر الدین معظمی
ایم اے (پنجاب)
قمر العلوم ۔ گجرات

Marfat.com

حمد

ظاہر و باطن ہے تو اور جلوے تیرے ہیں عیاں
تو ہے لا محدود بھی عقل و نظر سے بھی نہاں

ذرّے ذرّے میں ترے انوار ہیں جلوہ فگن
ہر جگہ ہر چیز میں ہیں تیری قدرت کے نشاں

ہو نبی کا معجزہ یا ہوں کراماتِ ولی
اس میں ہے بس کار فرما تیری قدرت بے گماں

ساری دنیا ہے خدایا! تیری قدرت کی دلیل
تیری ذاتِ پاک کا پھر کفر ہے ممکن کہاں؟!

تیری تعریف و ثنا بس کر گئے میرے نبی
بابرِ بے کس سے تیری حمد ہو کیسے بیاں!

Marfat.com

نعت

کروں بات کیا ترے حسن کی، ترا نقشِ پا بھی حسین ہے
ترے حسن سے مٹیں ظلمتیں، ترا حسن حسنِ مبین ہے

ترا آستاں ہے خدا کا در، اِسی در کی خاک میں ہے شفا
مری مشکلیں بھی آسان ہوں ترے سنگِ در پہ جبین ہے

ترا عشق جانِ جہان ہے یہی روحِ دین و ایمان ہے
جسے تیرا عشق ہے مِل گیا وہ فرید ہے وہ معین ہے

تو ہے انبیاء کا امام بھی، ہیں فرشتے تیرے غلام بھی
وہ جو نور یوں کا ہے پیشوا تری رہگزر کا مکین ہے

تری عظمتوں تری رفعتوں پہ نثار بابرؔ ناتواں
نہیں تجھ سا کوئی جہان میں یہی اس کا پختہ یقین ہے

Marfat.com

منقبت

نام ان کا اس جہاں میں کس قدر اونچا ہوا
ہرجگہ خواجہ نظام الدین کا چرچا ہوا

چاند شرمائے جو دیکھے تابشِ حسنِ نظام
ذرّہ ذرّہ خاکِ پا کا خوب ہے چمکا ہوا

خار بھی جنت بداماں ہیں ترے گلزار کے
تیرا ہر جاروب کش شاہوں سے بھی اعلیٰ ہوا

تو ہے وہ کہ اولیاء کہتے ہیں جس کو اولیاء
میرے خواجہ! تو زمانے بھر میں ہے یکتا ہوا

اپنے بیگانے ہیں محبوبِ الٰہی پر فدا
ہے کوئی محبوب ایسا جو کہ اُن جیسا ہوا

چھا گیا نورِ ہدایت مٹ گئیں سب ظلمتیں
جس طرف بھی میرے خواجہ کا رخِ زیبا ہوا

منتظر تیری نگاہِ ناز کا بابرؔ بھی ہے
تیرے روئے پاک کے دیدار کا ترسا ہوا

Marfat.com

آزادیِ نسواں

رازِ آزادیِ نسواں بے حیائی میں نہیں
اُن کے حق کی پاسداری خودنمائی میں نہیں
برسرِ بازار ان کی منہ دکھائی میں نہیں
مغربی افکار کی اِس رہنمائی میں نہیں

عزّت و ناموس پنہاں ہے فقط اِسلام میں
رازِ آزادیِ نسواں ہے فقط اسلام میں

دینِ حق نے کردیا برپا جہاں میں انقلاب
مرد و زن پہ کردیا ہے علم و فن کو بے حجاب
بنتِ حوّا سے اُٹھایا ظلم و ذلّت کا عذاب
کرکے پردے میں اُسے بخشی ہے عزّت بے حساب

بن سنور کے گھر سے باہر جو بھی عورت جائے گی
حکمِ قرآں کے مطابق جاہلہ کہلائے گی

Marfat.com

حق سے محرومی نہیں اور علم پہ قدغن نہیں
دینِ احمد میں ستم کا ہلکا سا بھی ظن نہیں
علم لازم ہو نہ جس پہ کوئی ایسی زن نہیں
عریاں اندازوں کا لیکن نام علم و فن نہیں

صنفِ نازک جنسِ بازاری نہیں ارزاں نہیں
گھر سے باہر اُس کی عزّت کا کوئی امکاں نہیں

کوئی عورت بھی چلے گی بے حجابانہ اگر
اُس کی جانب ہو گئی مائلِ کتنے لوگوں کی نظر
سُن سکیں گے آپ کیسے ایسی بے ہودہ خبر
جا رہی ہے اِک حسینہ مہ جبیں دیکھو اُدھر

مرد کی غیرت سے قائم عورتوں کی عزّتیں
مرد ہی کے دم سے دائم عورتوں کی عزّتیں

Marfat.com

عورتوں پہ ظلم ہوتا ہے جہالت کے سبب
جو شریعت سے ہو باہر ایسی غیرت کے سبب
میرے آقا کی ہدایت سے بغاوت کے سبب
دورِ نو اور دورِ کہنہ کی حماقت کے سبب

علم و تہذیب و ترقی اِک سنہری جال ہے
مغربی عورت کی عزّت آج بھی پامال ہے

علم دو پر بیٹیوں کو گھر بسانے کے لئے
اپنے خاوند اور بچوں سے نبھانے کے لئے
جب پڑے مشکل تو اپنا حق جتانے کے لئے
ہو نہ ہرگز اپنے خاوند سے لڑانے کے لئے

سورۂ النور کی آیات سکھلا دو اُنھیں
نیچی نظروں کی حیا کی بات سکھلا دو اُنھیں

Marfat.com

مذہبِ اِسلام کو ہی یہ شرف حاصل ہوا
طبقۂ نسواں بھی اس میں علم کے قابل ہوا
سب سے پہلے عورتوں کے حق کا یہ حامل ہوا
پردہ بھی تو عورتوں کے حق میں ہے نازل ہوا

علم لازم جس نے زن پہ کردیا وہ کون ہے؟
اُس کے سر پہ جس نے ہے سایہ کیا وہ کون ہے؟

مال بھی بکتا ہو جس کے حسن کی تنویر سے
جس کی شہرت ہو زیادہ مال کی تشہیر سے
صنعتوں میں ہو ترقی جس کی اِک تصویر سے
ایسی عورت کا ہے ناطہ کیا بھلا تطہیر سے

تیرا مخلص وہ نہیں جو تجھ سے اپنا کام لے
اپنے مطلب کے لئے جو تیرا دامن تھام لے

Marfat.com

لوگ تیرا حسن دیکھیں تیری ذلّت اِس میں ہے
لوگ آنکھیں لیں جھکا کہ تیری عزّت اِس میں ہے
تیرے محرم میں ہو غیرت تو حفاظت اِس میں ہے
عقلمندی اِس میں ہے تیری ذہانت اِس میں ہے

تیرے حق کی پاسداری تیری آزادی ہے یہ
تیری ایسی گر ہو سیرت خانہ آبادی ہے یہ

مرد و عورت نوعِ انسانی سے ہیں با کرّوفر
کام دونوں کے جدا ہیں ایک دونوں کا سفر
نان و نفقہ سربراہی مرد پہ لازم ہے گر
عورتوں پہ ہے یہ لازم کہ سنبھالیں اپنا گھر

زندگانی کے سفر میں پیدا کر آسانیاں
دخترِ اسلام ! دے دِیں کے لئے قربانیاں

Marfat.com